ماں کی دعا

کا اثر

15-February-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (مجمع الزوائد، ۱۰/۲۵۵، حدیث: ۱۷۳۰۷)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُوْد ان پہ سدا میں اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماں کی شان!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "**ماں**" قُدرت کا اَنمول تحفہ ہے، **ماں** کا مقام قرآن وحدیث میں بَیان ہوا ہے، **ماں** کا فرمانبردار اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، **ماں** اَولاد کے آرام کی خاطر اپنے آرام کو قربان کر دیتی ہے، **ماں** کے خونِ جگر سے اَولاد کا وجود بنتا ہے، **ماں** کئی سال تک اپنی اَولاد کو تھپکیاں دے کر سُلاتی ہے، **ماں** بیمار اَولاد کو دیکھ کر تڑپتی اور آنسو بہاتی ہے، **ماں** بیمار اَولاد کی خاطر سخت سردیوں میں بھی ساری ساری رات جاگ کر

www.dawateislami.net

گزارتی ہے، **ماں** بیمار اولاد کی خاطر مہنگے اسپتالوں اور دواخانوں کے چکر لگانا گوارا کرلیتی ہے، **ماں** اَولاد کے مستقبل کو سَنوارنے کے لئے اپنی تمام تر زندگی کو اَولاد کے لئے وَقْف کردیتی ہے، **ماں** اَولاد کے لئے سایہ دار درخت کی طرح ہوتی ہے، **ماں** خود گرمی برداشت کرکے اَولاد کو پنکھا جھلتی رہتی ہے، **ماں** اَولاد کو چھاؤں میں بٹھا کر خود دُھوپ میں بیٹھ جاتی ہے، **ماں** اَولاد کے ناز نخرے اُٹھاتی ہے، **ماں** قَرْض لے کر بھی اَولاد کی فرمائشوں کو پُورا کرتی ہے، **ماں** اپنے شوہر کی وَفات (Death) کے بعد اَولاد کو دَرْبَدَر بھٹکنے نہیں دیتی، **ماں** اَولاد کی پیدائش سے پہلے، پیدائش کے دَوران اور بعد کی تکالیف کو برداشت کرتی ہے، **ماں** اَولاد کو اچّھا انسان بناتی ہے، **ماں** اپنے حصّے کا نوالہ بھی اَولاد کے منہ میں ڈال کر خوش ہوتی اور خود بھوکی سو جاتی ہے، **ماں** اولاد کو گرم بستر میں لِٹاتی اور خود ٹھنڈے فرش پر لیٹ جاتی ہے، **ماں** اولاد کے حق میں بُرا نہیں سوچتی، **ماں** اولاد کو خوش دیکھ کر خوش ہوتی ہے، **ماں** اولاد کو دُکھ تکلیف میں مبتلا دیکھ کر بے قرار ہو جاتی ہے، **ماں** مشکلات میں اَولاد کی ڈھارس بندھاتی ہے، ماں معذور اَولاد کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتی، **ماں** نافرمان اَولاد پر بھی شفقت و مہربانی ہی کرتی ہے، **ماں** نہ ہو تو گھر ویران لگتا ہے، **ماں** کا خدمت گار چین و سکون کی زندگی گزارتا ہے، **ماں** کی خدمت اَولاد کو جنّت میں داخل کروائے گی، **ماں** کو راضی رکھنا اولاد پر لازم ہے، **ماں** کے حُقُوق سے آزاد ہونا ناممکن ہے جیسا کہ

ماں کو کندھوں پر اُٹھائے گرم پتّھروں پر چھ میل.......

ایک صَحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ نبوی میں عَرْض کی: ایک راہ میں ایسے گرم پتّھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کرکے چھ (6) مِیل (تقریباً 9.656 کلومیٹر) تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقُوق سے فارِغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں دَرد کے جس قَدَر جھٹکے اُس نے اُٹھائے ہیں شاید یہ

اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہوسکے۔(معجم صغیر، ۹۲/۱، حدیث:۲۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **ماں** ہی وہ مہربان ہستی ہے جو اَولاد کے لئے رو رو کر دُعائیں کرتی ہے، **ماں** کی دُعا جنّت میں لے جاتی ہے، **ماں کی دُعا** ربِّ کریم کا فرمانبردار بناتی ہے، **ماں کی دُعا** بُرائیوں سے بچاتی ہے، ماں کی دُعا اَولاد کو **مقامِ وِلایت** تک پہنچا دیتی ہے، **ماں کی دُعا** اَولاد کی قسمت سَنوار دیتی ہے، **ماں کی** دُعا اَولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے، **ماں** کی دُعا کامیابیاں دِلاتی ہے، **ماں کی دُعا** نُزولِ رَحمت کا سبب ہے، **ماں کی دُعا** گناہوں کی مُعافی کا ذَرِیعہ ہے، **ماں** کی دُعا کی بَرَکت سے ربِّ کریم اَولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو ٹال دیتا ہے۔ آیئے! آج ہم **ماں کی دُعاؤں کی بَرَکتوں** پر مُشْتَمِل چند اِیمان اَفروز واقعات سُنْنے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ چنانچہ

ماں کی دعا کا اثر

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُالرَّحْمٰن بن اَحمد رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بَیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والِد کو کہتے ہوئے سُنا کہ ایک مرتبہ ایک بُوڑھی عورت حضرت سَیِّدُنا اِبنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی بارگاہ میں حاضِر ہوئی اور عَرْض کی: میرے جوان بیٹے کو رُومیوں نے قَید کر لیا ہے۔ میرا ایک چھوٹا سا گھر ہے، اِس کے عِلاوہ میرے پاس کچھ بھی مال نہیں اور اُس گھر کو میں بیچ بھی نہیں سکتی، لہٰذا آپ کسی صاحبِ حَیْثِیَّت سے کہہ دیجئے کہ وہ فِدْیَہ دے کر میرے بیٹے کو آزاد کرا لے کیونکہ اب نہ تو مجھے دن کو قرار آتا ہے اور نہ رات کو نیند آتی ہے۔ آپ نے اُسے تسلّی دیتے ہوئے فرمایا: مُحْتَرَمہ! آپ جائیے! میں آپ کے معاملے کو حل کرنے کوشِش کرتا ہوں۔ راوِی کہتے ہیں: جب وہ بڑھیا چلی گئی تو آپ سَر جُھکا کر بیٹھ گئے اور آپ کے مبارَک ہونٹ جُنْبِش کر رہے تھے (جیسے کچھ پڑھ رہے ہوں)۔ کچھ عرصے بعد وہی بوڑھی عورت اپنے جوان بیٹے کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو دُعائیں دیتے ہوئے

کہنے لگی: (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ) میرا بیٹا سلامتی کے ساتھ لوٹ آیا ہے اور وہ آپ کی بارگاہ میں اپنا سفر نامہ بھی بیان کرے گا، چنانچہ

بیٹا (آیا اور) بولا: میں قیدیوں کی ایک جماعت کے ساتھ رُومی بادشاہ کی قید میں تھا، اُس کے قبضے میں بہت سارے باغات تھے، وہ ہر روز ہمیں اپنے باغات (Gardens) میں کام کرنے کے لئے بھیجتا اور (شام کو) واپس قید خانے میں ڈلوا دیتا۔ ایک دن جب ہم مغرب کے بعد (باغات میں) کام کر کے واپس قید خانے کی طرف آرہے تھے تو اچانک میرے پاؤں میں بندھی مضبوط بیڑیاں خود بخود ٹُوٹ کر زمین پر گر پڑیں۔ (راوِی کا بیان ہے کہ) نوجوان نے جس دن اور جس وَقْت میں بیڑیاں ٹُوٹنے کے بارے میں بتایا تھا، وہ وہی (دن اور) وَقْت تھا جس میں بُڑھیا حضرت سَیِّدُنا ابنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں دُعا کے لئے حاضِر ہوئی تھی۔ سپاہیوں نے مجھ (یعنی بوڑھی عورت کے بیٹے) سے پوچھا: کیا تُو نے بیڑیاں توڑی ہیں؟ میں نے کہا: نہیں! وہ تو خود بخود میرے پاؤں سے ٹُوٹ کر گر پڑی ہیں۔ نوجوان کی یہ بات سُن کر سپاہی بہت حَیران ہوئے اور اُنہوں نے جاکر اپنے اَفسر کو بتادیا، وہ بھی حَیران ہوا اور اُس نے فوراً ایک لوہار کو بُلوا کر کہا: اِس نوجوان کو بیڑیوں میں جکڑ دو! لوہار نے مجھے بیڑیاں پہنا دیں، ابھی میں چند قدم ہی چلا تھا کہ وہ بیڑیاں پھر میرے پاؤں سے ٹُوٹ گئیں۔

میرے اِس معاملے پر سب لوگ بہت حَیران ہوئے اور اُنہوں نے اپنے راہبوں (مذہبی پیشواؤں) کو بُلا کر ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ راہبوں نے ساری گفتگو سُن کر مجھ سے پوچھا: کیا تمہاری والِدہ زِندہ ہے؟ میں نے کہا: ہاں، راہِب میری بات سُن کر اُن لوگوں کی طرف مُتَوَجِّہ ہوا اور کہنے لگا: اللہ کریم نے اِس کی **ماں کی دُعا** قبول فرمالی ہے۔ سِپاہی بولے: جب اللہ پاک نے تجھے آزاد فرمادیا ہے تو ہم کیونکر تجھے بیڑیوں میں جکڑ سکتے ہیں؟ یہ کہہ کر رُومیوں نے مجھے رِہا کر دیا اور مجھے مسلمانوں سے ملا

دیا۔(تو یُوں ماں کی دُعا اور سَیِّدُنا اِبنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بَرَکت سے اُس نوجوان کو رِہائی کا پروانہ نصیب ہو گیا۔)(عیون الحکایات، الحکایۃ الثامنۃ والاربعون بعدالمائۃ: دعوۃ بقی بن مخلد، ص ۱۶۶)

دُعائے ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
ماں کی دُعا میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اللہ کریم نے ماں کی دُعاؤں میں کیسی تاثیر رکھی ہے کہ ماں جب اپنی اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو ربِّ کریم اُس کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتا اور اَولاد کے حق میں اُس کی دُعا قبول فرماتا ہے، حتّٰی کہ ماں کے دِل سے نِکلی ہوئی دُعاؤں کی بَرَکت سے اللہ پاک اَولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو دُور فرما دیتا ہے۔ تو کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ کہ جن کے والِدَین زِندہ اور اُن سے راضِی ہیں اور کس قَدر سَعادت مَنْد ہے وہ اَولاد جو اپنے ماں باپ کا سَہارا بنتی، اُن کی خدمت کر کے اُن کی دُعائیں لیتی اور رِضائے الٰہی کی حق دار قَرار پاتی ہے، لہٰذا اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ربّ کریم ہم سے راضِی رہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم سے خوش ہو جائیں، ہمارے والِدَین ہمارے لئے بھی دُعائیں کیا کریں تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے والِدَین کی قَدر کریں، اُن کے اِحسانات کو یاد رکھیں، اُن کی خِلافِ مزاج باتوں سے دَرْ گُزر کریں، اُن کا ہر طرح سے خیال رکھیں، اُن سے اچّھا سُلوک کریں، اُن کی جائز ضَرورِیّات پُوری کریں، اُن کا ہر جائز حکم بجالائیں، بالخُصوص جب والِدَین بُڑھاپے کی دہلیز پر قَدم رَکھ چُکے ہوں کیونکہ ایسے وَقْت میں اُنہیں

اَولاد کی ہَمدَرْدِی کی بہت زِیادہ ضَرورت ہوتی ہے کہ بُڑھاپے میں اُن کے اَعضاء جواب دے جاتے ہیں، بدن بیماریوں میں جکڑ جاتا ہے اور اپنے بھی پَرائے ہو جاتے ہیں۔ماں باپ کا بُڑھاپا اِنسان کو اِمْتِحان میں ڈال دیتا ہے، بسا اَوقات والدین بُڑھاپے میں پیشاب وپاخانے کے مختلف امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے عُموماً اَولاد بَیزار ہو جاتی ہے مگر یاد رکھئے ! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے۔ بچپن میں ماں بھی بچّے کی گندَگی برداشت کرتی ہے۔ لہٰذا بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چِڑ چِڑاپن آجائے، بِلاوَجہ لَڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں اور پریشان کریں، صَبْر، صَبْر اور صَبْر ہی کرنا اور اُن کی تعظیم بجالانا ضَروری ہے۔ جی ہاں! یِہی مقامِ اِمتحان ہے، ماں باپ سے بدتمیزی کرنا اوراُن کو جھاڑنا وغیرہ تو دُور کی بات ہے اُن کے آگے ”اُف “تک نہیں کرنا چاہئے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہاں کی تَباہی مُقدَّر بن سکتی ہے کہ والِدَین کا دِل دُکھانے والا اِس دُنیا میں بھی ذَلیل وخوار ہوتا ہے اور آخِرت کے عذاب کا بھی حق دار ہوتا ہے۔

والِدَین کو بُرا بھلا کہنے کا انجام

حضرت سَیِّدُنا اِمام اَحمد بن حَجَر مَکِّی شَافِعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: نَبیِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: معراج کی رات میں نے کچھ لوگ (People) دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے تو میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عَرْض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں اپنے باپوں اور ماؤں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔ (الزواجر، ۲/ ۱۳۹)

قبر پسلیاں توڑ دیتی ہے

منقول ہے: جب ماں باپ کے نافرمان کو دَفْن کیا جاتا ہے تو قَبْر اُسے دباتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں (ٹوٹ پُھوٹ کر) ایک دوسرے میں پَیوَسْت ہو جاتی ہیں۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/ ۲۶۵)

دِل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خسارہ آپ کا
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۳ ۷)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں باپ کا مقام اور اُن کی شان و عظمت کس قدر بُلند ہے اِس کا اندازہ اِس بات سے لگایئے کہ اللہ کریم نے قُرآنِ پاک میں جہاں اپنی عِبادت کا حکم اِرْشاد فرمایا ہے وہیں والِدَین کے ساتھ بَھلائی اور اِحسان کرنے کا حکم بھی اِرشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 15 سُورۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 23 اور 24 میں اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًاؕ ﴿۲۴﴾

(پ ۱۵، اسراء: ۲۳-۲۴)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور تمہارے ربّ نے حکم فرمایا کہ اُس کے سِوا کسی کو نہ پُوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلوک کرو اگر تیرے سامنے اُن میں ایک یا دونوں بُڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور اُنھیں نہ جِھڑکنا اور اُن سے تعظیم کی بات کہنا اور اُن کے لئے عاجزی کا بازُو بچھا نَرم دِلی سے اور عَرض کر کہ اے میرے ربّ تُو اُن دونوں پر رَحم کر جیسا کہ اُن دونوں نے مجھے چھٹپن (چھوٹی عُمر) میں پالا۔

بَیان کردہ آیاتِ مُبارکہ کے تحت حضرت علّامہ مَولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: جب والِدَین پر ضُعف (کمزوری) کا غَلَبہ ہو، اَعضاء میں قُوّت نہ رہے اور جیسا تُو بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخرِ عُمر میں تیرے پاس ناتُواں (کمزور) رہ جائیں۔ تو کوئی

ایسی بات زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گِرانی(بوجھ) ہے۔نہ اُنہیں جِھڑکنا نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسْنِ اَدب(نہایت اچھے ادب)کے ساتھ ماں باپ سے اِس طرح کلام کر جیسے غُلام وخادِم(اپنے) آقا سے کرتا ہے۔اُن سے نَرمی وتَواضُع سے پیش آ ،اور اُن کے ساتھ تھکے وَقْت میں شَفقت و مَحبَّت کا برتاؤ کر کہ اُنہوں نے تیری مجبوری کے وَقْت تجھے مَحبَّت سے پَروَرِش کیا تھا اور جو چیز اُنہیں دَرکار ہو وہ اُن پر خَرْچ کرنے میں دَرِیغ(بُخل) نہ کر۔مُدَّعا (مطلب) یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سُلُوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالَغَہ کیا جائے لیکن والِدَین کے اِحسان کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔اِس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ اِلٰہی میں اُن پر فَضْل و رَحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرض کرے کہ یاربّ !میری خدمتیں اُن کے اِحسان کی جزا(بدلہ) نہیں ہوسکتیں تُو اُن پر کرم کر کہ اُن کے اِحسان کا بدلہ ہو۔

پارہ 1 سُوْرَۃُ بَقَرَہ کی آیت نمبر83 کے تحت فرماتے ہیں:والِدَین کے ساتھ اِحسان کے طریقے جو مَرْوِی ہیں وہ یہ ہیں کہ(1) تَہِ دل(یعنی سچّے دل) سے اُن کے ساتھ مَحبَّت رکھے(2) رَفتار وگُفتار میں نِشَسْت وبَرخاسْت(اُٹھنے بیٹھنے) میں اَدب لازِم جانے(3) اُن کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے،(4) اُن کو راضِی کرنے کی سَعی(کوشِش) کرتا رہے،(5) اپنے نَفیس(عمدہ) مال کو اُن سے نہ بچائے،(6) اُن کے مَرنے کے بعد اُن کی وَصِیَّتیں جاری کرے(یعنی اُن کی وصیتوں پر عمل کرے)،(7) اُن کے لئے فاتحہ ،صَدَقات، تلاوتِ قرآن سے اِیصالِ ثَواب کرے،(8) اللہ کریم سے اُن کی مَغْفِرَت کی دُعا کرے،(9) ہفتہ وار اُن کی قَبْر کی زِیارت کرے،(10) والِدَین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخِل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادِی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو اُن کو بڑی نرمی کے ساتھ اِصلاح وتَقْوٰی اور عقیدۂ حَقَّہ(دُرُست عقائد) کی طرف لانے کی کوشِش کرے۔اَلْغَرَض اگر ساری زِندگی

والِدَین کی خدمت کی جائے تب بھی اُن کے اِحسانات کا بدلہ نہیں اُتر سکتا۔(خزائن العرفان، پ۱، البقرہ، تحت الآیۃ:۸۳)

بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہر دم　　کروں ماں باپ کی دِن رات خدمت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآنِ پاک میں والِدَین کی تعظیم وتوقیر کرنے کی تَرغیب دِلائی گئی ہے اِسی طرح احادیثِ مُبارکہ میں بھی کئی مقامات پر والِدَین کی اِطاعت وفرمانبرداری کا حکم اور اُن کی شان وعظمت کو بَیان فرمایا گیا ہے۔ آیئے! بطورِ تَرغیب 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے:

(1) فرمایا: جب اَولاد اپنے ماں باپ کی طرف رَحمت کی نظر کرے تو اللہ تعالٰی اُس کے لئے ہر نَظر کے بدلے حجِّ مَبْرُور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: اگرچہ دن میں 100 مرتبہ نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ یعنی ہاں، اللہ پاک سب سے بڑا ہے اور اَطْیَب (یعنی سب سے زیادہ پاک) ہے۔(شُعَبُ الْاِیمان، ۶/ ۱۸۶ ،حدیث: ۷۸۵۶) یعنی اُسے سب کچھ قُدرت ہے، اِس سے پاک ہے کہ اُس کو اِس (ثواب) کے دینے سے عاجِز کہا جائے۔(بہارِ شریعت، ۳/ ۵۵۴، حصہ ۱۶)

(2) فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کی حالت میں صُبح کی تو اُس کے لئے جنّت کے دو(2) دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اگر والِدَین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ (Door) کُھلتا ہے اور جس نے اِس حال میں صُبح کی کہ وہ اپنے والِدَین کا نافرمان ہو تو اُس کے لئے جہنّم کے دو(2) دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر والِدَین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کُھلتا ہے۔ ایک شخص

نے عَرض کی: **وَاِنْ ظَلَمَاہُ؟** اگرچہ وہ ظُلم کریں؟ اِرْشاد فرمایا: اگرچہ ظُلم کریں، اگرچہ ظُلم کریں، اگرچہ ظُلم کریں۔ (شعب الایمان، باب فی برالوالدین، فصل فی حفظ اللسان...الخ، ۲۰۶/۶، حدیث: ۷۹۱۶)

(3) ایک شخص نے عَرض کی، یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **والِدَین کا اپنی اَولاد پر کیا حق ہے؟** فرمایا: **ھُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ** یعنی وہی تیری جنّت اور تیری دوزخ ہیں۔ (ابن ماجه، کتاب الادب، باب برالوالدین، رقم: ۳۶۶۲، ۱۸۶/۴)

(4) ایک شخص نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں آکر عرض کی: میری اچّھی خدمت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ اِرْشاد فرمایا: **تمہاری ماں**۔ اُس نے عَرض کی: پھر کون ہے؟ اِرْشاد فرمایا: **تمہاری ماں**، اُس نے دوبارہ عَرض کی: پھر کون ہے؟ اِرْشاد فرمایا: **تمہاری ماں**۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ اِرْشاد فرمایا: تمہاراباپ۔ (بخاری، کتاب الادب، باب من احقّ الناس بحسن الصحبة، ۹۳/۴، حدیث: ۵۹۷۱)

آیئے دُعا کرتے ہیں:

مُطِیع اپنے ماں باپ کا کر میں اُنکا ہر ایک حکم لاؤں بجا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کا مقام و مَرتبہ نہایت بُلند و بالا ہے کہ اگر انسان اِنہیں راضی رکھے تو اُس کی دُنیا و آخرت سَنور جاتی ہے جبکہ اِنہیں ناراض کرنا جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ والِدَین اگرچہ ظُلم کرتے ہوں مگر پھر بھی اَولاد پر اُن کی فرمانبرداری کرنا ضروری ہے بالفرض والِدَین کسی سے ناراض ہوں، ڈانٹ

ڈپٹ کریں، ماریں یا بیزار ہو کر گھر سے نکال دیں تو اُسے چاہیئے کہ وہ ماں باپ کو قُصور وار ٹھہرانے کے بجائے اپنے ضمیر کو یُوں مَلامت کرے کہ اِس میں میری اپنی ہی غَلَطی ہو گی۔ اگر میں اُنہیں راضی رکھتا اور اُن کا غلام بن جاتا تو آج مجھے یہ دن دیکھنا نہ پڑتا کیونکہ والِدَین تو اَولاد پر بہت زیادہ مہربان ہوتے ہیں، بَھلا وہ کیوں میرے ساتھ اِس طرح کا سُلوک کریں گے۔ لِہٰذا وہ لوگ جن کے والِدَین زندہ ہیں وہ سوچیں کہ کیا ہم اپنے والِدَین کے حُقُوق پُورے کرتے ہیں؟ کیا ہمارے والِدَین ہم سے راضی ہیں، کیا ہم اُن سے نرم انداز میں گفتگو کرتے ہیں؟ کیا ہم اُن کا ہر جائز حکم مانتے ہیں، کیا ہم اُن سے لڑتے جھگڑتے تو نہیں؟ کیا ہم اُن کے آگے زبان درازی تو نہیں کرتے؟ کیا ہم اُن کی خدمت کو بوجھ تو نہیں سمجھتے؟ کیا اُن کے کام کرتے وقت ہماری پیشانی پر بَل تو نہیں آتے؟ کیا اُن کی ڈانٹ پڑنے پر اُنہیں آنکھیں تو نہیں دِکھاتے؟، کیا اُن کے خرچہ مانگنے پر ہم حِیلے بہانے تو نہیں کرتے؟ کیا ہمیں دیکھ کر ہماری والِدہ کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے؟ کیا ہم اپنی ماں کا ادب واِحْتِرام بجالاتے ہیں؟ کیا ہم اپنی ماں سے دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں؟۔

یاد رکھئے! ماں کی دعا بہت جلد قَبُولِیَّت کی مِعْرَاج کو پہنچ جاتی ہے جیسا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ماں کی دُعا (اَولاد کے لئے) جلد قبول ہوتی ہے۔ عَرض کی گئی، اِس کی کیا وجہ ہے؟ اِرْشاد فرمایا: ماں، باپ کے مقابَلے میں زِیادہ مہربان (Kind) ہوتی ہے اور رَحم کی دُعا رَد نہیں ہوتی۔ (طبقات الشافعیۃ الکبریٰ للسبکی، ۶/۳۱۷)۔

آیئے! ہم بھی ماں کی دعاؤں کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل چند مزید واقعات سُنتے ہیں اور ماں کی دعائیں لینے والے کام کرنے کی نِیَّت کرتے ہیں، چنانچہ

جنّت کا ساتھی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"سَمُنْدَرِی گنبد"** صفحہ نمبر 7 پر بَیان فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام ایک بار اللہ پاک کے دربار میں عَرض گزار ہوئے۔ اے ربِّ غَفّار! مجھے میرا جنّت کا ساتھی دکھا دے۔ اللہ کریم نے فرمایا: فُلاں شہر میں جاؤ، وہاں فُلاں قَصّاب (گوشت فروش) تمہارا جنّت کا ساتھی ہے، چنانچِہ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام وہاں اُس قَصّاب (گوشت فروش) کے پاس تشریف لے گئے، (جان پہچان نہ ہونے کے باوُجود مسافِر و مہمان ہونے کے ناطے) اُس نے آپ عَلَیْہِ السَّلام کی دعوت کی۔ جب کھانا کھانے بیٹھے تو اُس نے ایک بڑا سا ٹوکرا اپنے پاس رکھ لیا، اندر دو نِوالے ڈالتا اور ایک نِوالہ خود کھاتا۔ اِتنے میں کسی نے دروازے پر دستک دی، قَصّاب (گوشت فروش) اُٹھ کر باہَر گیا۔ حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے اُس ٹوکرے میں دیکھا تو اُس کے اندر بہت بُوڑھے مَرد و عورت تھے۔

حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلام پر نظر پڑتے ہی اُن کے ہونٹوں پر مُسکُراہٹ (Smile) پھیل گئی، اُنھوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلام کی رِسالت کی گواہی دی اور اُسی وَقْت اِنتِقال کرگئے۔ قَصّاب واپَس آیا تو زَنْبِیل (کھجور کے پتّوں سے بنے ٹوکرے) میں اپنے والِدَین کو فوت شُدہ دیکھ کر مُعامَلہ سمجھ گیا اور آپ (عَلَیْہِ السَّلام) کی دَسْت بوسی کرکے عَرْض کی: آپ اللہ پاک کے نبی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام معلوم ہوتے ہیں! فرمایا: تمہیں کیسے اندازہ ہوا؟ عَرْض کی: میرے ماں باپ روزانہ گِڑگِڑا کر دُعا کیا کرتے تھے کہ **"ہمیں حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے جلووں میں مَوت نصیب کرنا"**۔ اِن دونوں کے اِس طرح اچانک اِنتِقال فرمانے سے میں نے اندازہ لگایا کہ آپ ہی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام ہونگے۔ قَصّاب (گوشت فروش) نے مزید عرض کی: میری ماں جب کھانا کھالیتی، تو خوش ہو کر میرے لئے یوں دُعا کیا کرتی تھی: **"میرے بیٹے کو جنّت میں حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کا ساتھی بنانا۔"** حضرت

سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مبارک ہو کہ اللہ کریم نے تم کو میرا جنَّت کا ساتھی بنایا ہے۔

(سمندری گنبد، ص ۷ ملخصًا)

پڑوسی بنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خدائے محمد برائے مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۳۶۹)

ماں کی دعا کے سبب عتیق

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کو "**عَتِیق**" کہنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ آپ کی والِدہ کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا، جب آپ کی وِلادت ہوئی تو آپ کی والدہ آپ کو لے کر بیتُ اللہ شریف گئیں اور گڑگڑا کر یوں دُعا مانگی: اے میرے پَروَرْدگار! اگر میرا یہ بیٹا مَوت سے آزاد ہے تو یہ مجھے عطا فرما دے۔ اس کے بعد آپ کو عَتِیق کہا جانے لگا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۲۲)

ماں کا ادب

سلطانُ العارفین، حضرت سَیِّدُنا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، عارفین کے امام اور زمانے کے غوث تھے، 160 ہجری میں بسطام (صوبہ سمنان) ایران میں پیدا ہوئے، آپ تقویٰ و پرہیز گاری، حُسنِ سلوک، ہمدردی عبادت و رِیاضت کے پیکر تھے، آپ کے بارے میں منقول ہے کہ جب آپ نماز پڑھتے تو اللہ کریم کے خوف کے سبب آپ کے سینے کی ہڈّیوں سے چرچراہٹ کی آواز نکلتی یہاں تک کہ لوگ اس آواز کو سنتے تھے۔ 15 شعبان المعظم 261 ہجری میں آپ نے وصال فرمایا اور آج بھی آپ کا مزارِ پُر انوار بسطام میں ہے۔ (طبقاتِ صوفیہ، ۶۷۔ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ص ۷۰، ۶۷، ۶۵ ملتقطا) آیئے! آپ کی والدہ کے ادب سے متعلق ایک واقعہ سنئے۔

حضرت سَیِّدُنا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سردیوں کی ایک سخت رات میں میری

والِدہ نے مجھ سے پانی مانگا، میں آبخورہ (یعنی گلاس) بھر کر آیا تو اُنہیں نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، پانی کا آبخورہ (یعنی گلاس) لئے اِس اِنتِظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہوچکی تھی اور آبخورے سے کچھ پانی گِر کر میری اُنگلی (Finger) پر جم کر برف بن گیا تھا۔ بہر حال جب والِدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے آبخورہ پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی اُنگلی جُوں ہی آبخورے (یعنی پانی کے گلاس) سے جُدا ہوئی اُس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا۔ ماں نے دیکھ کر پوچھا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا (واقعہ) عَرض کیا تو اُنہوں نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی: **اے اللہ! میں اِس سے راضی ہوں تُو بھی اِس سے راضی رہنا۔** (سمندری گنبد، ص ۴)

عظیم ماں

مُحدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا سردار اَحمد قادِری چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مشرقی پنجاب (ہند) میں 1321 ہجری مطابق 1903ء میں پیدا ہوئے اور یکم شعبان 1382ھ مطابق 29 دسمبر 1962ء میں وصال فرمایا۔ آپ کا بچپن عام بچوں سے مختلف تھا، بچپن ہی سے دِینی باتوں میں دلچسپی رکھتے تھے۔ جب چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو والدِ ماجد کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے جاتے۔ ذِکر و اَذکار اور نعت خوانی کا ایسا ذوق تھا کہ عُموماً چلتے پھرتے نعتیں پڑھتے اور ذِکْرُاللہ کرتے تھے ۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص ۳۰) آپ کی عظمت و بُزرگی میں آپ کی والدہ کی دُعاؤں کا بھی عمل دخل تھا۔ آپ کی والِدہ مُحتَرمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا اکثر فرمایا کرتی تھیں: اِنْ شَآءَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شَخصِیَّت کا مالِک ہوگا اور ساتھ ہی یہ دُعا بھی کرتیں: آپ کا نام سردار ہے، اللہ پاک آپ کو دِین و دُنیا کا سردار بنائے اور دُنیا نے دیکھا کہ واقعی عظیم بیٹے کے حق میں ماں کی دُعا قبول ہوئی اور اللہ پاک نے آپ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو سردار بنا دیا۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص ۳۰ ملخصًا)

پِیر و مُرشِد پر مِرے ماں باپ پر ہو سدا رَحمت اے نانائے حُسَین

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۵۸)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! ماں جب اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو اِس کے کیسے کیسے مبارَک اَثَرات ظاہر ہوتے ہیں کہ ماں کی دُعا کی بَرَکت سے ایک گوشت فروش نہ صرف جنّتی ہو گیا بلکہ اُسے جنّت میں اللہ پاک کے نبی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا پڑوس عطا ہونے کی خوش خَبَری (Good News) سے بھی نوازا گیا جبکہ ماں کی دُعا کی بَرَکت سے ہی مُحدِّثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دِین و دُنیا کی سرداری عطا ہو گئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن اپنی ماں کی خدمت گزاری کرکے اُسے راضی رکھ کر اُن کی دعاؤں میں سے حِصّہ پاتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اِن اللہ والوں کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی ماں کی خدمت پر کمر بَستہ ہو جائیں تاکہ ہم بھی اُن کی آنکھوں کا تارا بن جائیں اور وہ خوش ہو کر خود ہمارے حق میں دُعائیں کریں کہ "ربِّ کریم! میری اَولاد کو حافظِ قرآن، قاریِ قرآن، مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی، عالِمِ باعمل اور مفتیِ دعوتِ اسلامی بنادے، ان کو دونوں جہاں میں کامیابیاں عطا کردے، اِنہیں بِلاحساب و کتاب جنّت میں داخِل فرمادے، اِن سے ہمیشہ کے لئے راضی ہو جا" وغیرہ۔ تو آیئے! آج ہم سب نِیَّت کرتے ہیں کہ ہم بھی اپنے ماں باپ کی خدمت کرتے رہیں گے، اُن کی نافرمانی سے بچیں گے، اُن سے زبان درازی نہیں کریں گے، اُن کے سامنے آواز دِھیمی اور نگاہیں نیچی رکھیں گے، اُن کی خلافِ مزاج باتوں اور سخت جملوں پر صَبْر کریں گے، اُن کی ضرورتوں کو پُورا کریں گے، اپنی حَیثِیَّت کے مطابِق ان کی بہتر سے بہتر کفالت کریں گے، ماں باپ کی پسند و ناپسند کا خیال رکھیں گے، ماں باپ کے دُکھ تکلیف میں اُن کا سہارا بنیں گے، ماں باپ کے آرام میں خلل نہیں ڈالیں گے، رُوٹھے ہوئے والِدَین کو منانے

کی کوشش کریں گے، اُن کے کھانے پینے رہن سہن، دوا اور دیگر چیزوں میں اُن کی خیر خواہی کریں گے، اُن کا ہر جائز حکم مانیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد قسمتی کے ساتھ، **علمِ دِین سے دُوری** کے سبب ایسے نادانوں کی بھی ایک تعداد ہے جو **ماں باپ کی خوشی** پر اپنی خوشی قربان کرنے کے بجائے اپنی **نفسانی خواہشات** کے پیچھے لگ کر ماں باپ کو داؤ پر لگا دیتے ہیں، جہاں اپنی مرضی ہو وہاں جائز و ناجائز طریقے سے ماں باپ کو **زبردستی منوانے** کی کوشش کرتے ہیں، مثلاً **اولاد** جوان ہو جائے اور کسی وجہ سے **شادی** میں تاخیر ہو رہی ہو تو بسا اوقات نادان اولاد دُوسروں سے ماں باپ کی شکایت کرتی ہے کہ دیکھیں میری اب **شادی کی عمر** ہو گئی ہے، یہی عمر تو **جوانی کی بہاریں** دیکھنے کی ہے، اب بھی اگر میری شادی نہ ہوئی تو کیا بُڑھاپے میں شادی کروں گا؟ میرے ماں باپ کو میری فِکر ہی نہیں، **آخر ان کو کون سمجھائے!!!**

کوئی کہتا ہے! میں نے فُلاں جگہ سے ہی شادی کرنی ہے، میرے ماں باپ کو کیا پتہ، بس میری ہی مرضی چلے گی، جو میں جانتا ہوں، میرے ماں باپ نہیں جانتے۔

کوئی کہتا ہے! میرے دوست کے پاس تو **قیمتی موبائل** ہے جبکہ میرے پاس **سادہ موبائل** بھی نہیں، کیا میرا زمانے میں جینے کا کوئی حق نہیں؟

کوئی کہتا ہے! میرے **اسکول/کالج کے طلبہ** (Students) **سیر و تفریح** کے لیے مختلف تفریحی مقامات پر جاتے ہیں، **آزادانہ** گھومتے پھرتے ہیں، مگر میرے باپ کو میرا کوئی اِحساس نہیں، آخر میرے بھی کوئی جذبات ہیں، کیا میں صرف **گھر کی چار دِیواری** ہی میں قید رہوں؟۔

کوئی کہتا ہے! میرے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والوں کا **لباس** بہت **شاندار اور قیمتی** ہوتا ہے، میرے سادہ

لباس کی وجہ سے ایسے لوگوں میں بیٹھتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔

اے کاش! اے کاش! کہ ہم اپنے ماں باپ کے **جذبات** کو سمجھنے میں کامیاب ہو جائیں، ذرا غور کریں، وہ کون سے ایسے ماں باپ ہوں گے جو اولاد کی خوشیاں نہ دیکھنا چاہتے ہوں، ماں باپ ہمیشہ اولاد کے حق میں اچھا ہی سوچتے ہیں، اپنی لاڈلی اولاد کے لیے بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں مگر بعض اوقات حالات اِجازت نہیں دیتے، کسی کا بوڑھا باپ آرام کرنے کے بجائے اب بھی **مزدوری** کرکے اپنے گھر کا گزر بسر چلا رہا ہوتا ہے، **ماں** بیچاری کئی بیماریوں میں مبتلا ہونے کے باوجود، اپنی ادویات بھی پوری نہیں کرسکتی بلکہ **آرام کو قربان** کرکے رات گئے تک کپڑے سِلائی کرکے میرے باپ کا ہاتھ بٹاتی ہے کہ کسی طرح گھر کی دال روٹی پوری ہو جائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ ہم کس طرف چل پڑے ہیں، سوشل میڈیا کے غلط اِستعمال (Missuse) نے ہمیں اِس قدر **مفلوج** کرکے رکھ دیا ہے کہ ہماری سوچ ہی بدل گئی، ہمارے دِل سے **ماں باپ کی قدرو منزلت** ہی جاتی رہی، ارے ایسی دوستی، ایسی بیٹھک پر تُف ہے جو ہمیں ماں باپ کے قدموں سے دُور کرکے مُعاشرے کی گندگیوں کے ڈھیر میں پھینک دے، **خدارا ہوش کیجئے!**

اے اللہ! ہمیں حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے جنّت کے ساتھی اُس گوشت فروش کا صدقہ نصیب کر دے، **اے اللہ!** ہمیں حضرت سیدنا **صدیقِ اکبر** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا صدقہ ماں باپ کا فرمانبردار بنادے، اے اللہ حضرت سیدنا **بایزید بسطامی** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں ماں باپ کا **حقیقی خدمت گزار** بنادے، اے اللہ! **مُحدِّثِ اعظم پاکستان** حضرت علّامہ مولانا سردار اَحمد قادِری چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیشہ **ماں باپ سے دُعائیں** لینے والا بنادے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنے ماں باپ کو راضی رکھنا چاہتے ہیں اور اُمید ہے کہ

سبھی چاہتے ہوں گے تو آیئے! ہم ایسی **اچھی صُحبت** اِختیار کریں جہاں ماں باپ کا ادب واِحترام سکھایا جاتا ہو، جہاں ماں باپ کی تعظیم و توقیر کرنا سکھایا جاتا ہو، اِس پُر فتن دور میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، قربان جاؤں اللہ کے ولی، بانیِ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلسنّت پر کہ جن کی مدنی تربیت سے ایسے لاکھوں نوجوانوں کی زندگیوں میں مدنی اِنقلاب برپا ہوا ہے کہ جو اپنے والدین کے لیے تکلیف کا باعث بنے ہوئے تھے، وہ خوش نصیب آج ماں باپ کے لیے راحت کا سامان بن گئے ہیں، ایک تعداد ایسی ہوگی جن کی شرارتوں یا بُری حرکتوں کی وجہ سے ماں باپ کی **نیندیں** اُچاٹ ہوگئی ہوں گی مگر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے اب چین کی نیند نصیب ہوئی ہوگی۔

آیئے! ہم **مدنی انعامات** کو اپنالیں، **مدنی قافلوں کے مُسافر** بن جائیں، ہمیں پتہ چلے گا کہ ماں باپ کی دُعائیں کس طرح لی جاتی ہیں، **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے** میں نہ صرف خود شرکت کی سعادت حاصل کریں بلکہ اپنے دوست احباب کو بھی شرکت کروائیں، پھر پتہ چلے گا کہ ماں باپ کو کس طرح خوش کرکے ان کے **دِل کی دُعائیں** لی جاسکتی ہیں۔ "**مدنی دورے**" کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں، ہر وقت اپنے آپ کو **نیکی کے کاموں** کے لیے تیار رکھیں۔

یقیناً ماں باپ کی اِطاعت و فرمانبرداری کرنا اَولاد پر لازم ہے البتّہ ماں باپ اگر کسی خلافِ شرع بات کا حکم دیں مثلاً داڑھی منڈوا دو وغیرہ تو اِس صورت میں شریعت نے اُن کا حکم ماننے سے منع فرمایا ہے کیونکہ ربِّ کریم کی نافرمانی میں **مخلوق کی فرمانبرداری کرنا جائز نہیں**، چنانچہ

اگر ماں باپ آپس میں لڑیں تو اولاد کیا کرے؟

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر ماں باپ

میں باہَم تَنازُع (یعنی لڑائی) ہو تو نہ ماں کا ساتھ دے نہ باپ کا، ہرگز ایسا نہ ہو کہ ماں کی مَحبَّت میں باپ پر سختی کرے۔ باپ کی دل آزاری یا اُس کو سامنے جواب دینا یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرنا یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ کریم کی نافرمانی ہے۔ اَولاد کو ماں باپ میں سے کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اُس کی جنّت اور دوزخ ہیں، جسے اِیذا (تکلیف) دے گا جہنّم کا حقدار ٹھہرے گا۔ وَالْعِیاذُ بِاللہ۔ (اللہ پاک کی پناہ) مَعْصِیَّتِ خالِق (یعنی اللہ پاک کی نافرمانی) میں کسی کی اِطاعت (یعنی فرماں برداری جائز) نہیں، مَثَلًا ماں چاہتی ہے کہ بیٹا اپنے باپ کو کسی طرح آزار (یعنی تکلیف) پہنچائے اور اگر بیٹا نہیں مانتا یعنی باپ پر سختی کرنے کیلئے تیّار نہیں ہوتا تو وہ ناراض ہوتی ہے، تو ماں کو ناراض ہونے دے اور ہرگز اِس مُعامَلے میں ماں کی بات نہ مانے، اِسی طرح ماں کے مُعامَلے میں باپ کی نہ مانے۔ عُلَمائے کرام نے یوں تقسیم فرمائی ہے کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم و آقا ہے۔ (سمندری گنبد، ص ۲۱)

والِدَین داڑھی مُنڈوانے کا حکم دیں تو نہ مانے

(شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) معلوم ہوا ماں باپ اگر کسی ناجائز بات کا حکم دیں تو اُن کی بات نہ مانیں اگر ناجائز باتوں میں اُن کی پَیرْوِی کریں گے تو گنہگار ہوں گے مَثَلًا ماں باپ جُھوٹ بولنے کا حکم دیں یا داڑھی مُنڈوانے یا ایک مُٹّھی سے گھٹانے کا کہیں تو اُن کی یہ باتیں ہرگز نہ مانیں، چاہے وہ کتنے ہی ناراض ہوں، آپ نافرمان نہیں ٹھہریں گے، ہاں اگر مان لیں گے تو خدائے حنّان و منّان عَزَّوَجَلَّ کے ضَرور نافرمان قرار پائیں گے۔ اِسی طرح ماں باپ میں باہَم طَلاق ہو گئی تو اب ماں لاکھ رو رو کر کہے کہ دودھ نہیں بخشوں گی اور حکم دے کہ اپنے والِد سے مت ملنا تو یہ حکم نہ مانے، والِد سے ملنا بھی ہو گا اور اُس کی خدمت بھی کرنی ہو گی کہ ان کی آپَس میں اگرچِہ جدائی ہو چکی

مگر اَولاد کا رِشتہ جُوں کا تُوں باقی ہے، اَولاد پر دونوں کے حُقُوق بر قرار ہیں۔ (سمندری گنبد، ص ۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک دَرْس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں باپ کی اَہَمِّیَّت سے آگاہی حاصِل کرنے، اُن کی خدمت گزاری کا جذبہ بڑھانے، اُن کی دُعاؤں کا حقدار بننے اور اُنہیں راضی رکھنے کے طریقے جاننے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اور **12 مَدَنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"چوک دَرْس"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذَرِیْعہ ہے ☆چوک دَرْس بے نمازیوں کو نمازی بناتا ہے ☆چوک دَرْس مسجدوں سے دُور رہنے والوں کو مسجدوں سے قریب کرتا ہے ☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے نیکیوں میں رَغْبت پیدا ہوتی ہے ☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے عَلاقے (Area) میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچ جاتی ہیں ☆چوک دَرْس نمازوں کی پابندی کا ذِہْن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیْعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا، اَجْر و ثَواب کا کام ہے، چنانچہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔[1] آیئے! بطورِ تَرغیب چوک دَرْس کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

چوک دَرْس کی بَرَکت سے سُدھر گیا

1 ...حلیۃ الاولیاء، ۱۰/۴۵، حدیث: ۱۴۴۶۶

لائنز ایریا (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی گلی (Street) میں کھڑے دعوتِ اسلامی کے ایک باعمامہ اسلامی بھائی اکیلے ہی چوک دَرْس دے رہے تھے، یہ اگرچہ دِین سے عَمَلی طور پر اِس قدر دُور تھے کہ سبز عِمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جاتے تھے مگر نہ جانے کیوں اُن اسلامی بھائی کو تنہا دَرْس دیتا دیکھ کر اُنہیں ترس آگیا، چُنانچِہ وہ چوک دَرْس میں شریک ہوگئے، چوک دَرْس میں شریک ہونا ہی اُن کی اِصلاح کا سبب بن گیا اور وہ بھی مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگئے، یہ بَیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ اپنے یہاں عَلاقائی سَطح پر مَدَنی اِنعامات کے ذِمّے دار ہیں، ایک وہ دن تھا جب وہ سبز عِمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جایا کرتے تھے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج وہ دن ہے کہ خود اُن کے سر پر سبز سبز عِمامے شریف کا تاج جگمگا رہا ہے۔

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا — قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
نبی کی مَحبّت میں رونے کا انداز — چلے آؤ سکھلائے گا مَدَنی ماحول
اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ — تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ — تم اپنائے رکھّو سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ماں کی دُعا اَولاد کے حق میں مقبول ہے اِسی طرح اُس کی بد دُعا بھی مقبول ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ہرگز ہرگز کوئی ایسا کام نہ کریں جس کے سبب ہماری والِدہ کو کسی قسم کی تکلیف پہنچے یا وہ ہمارے لئے بد دُعائیں کرے، کتنے نادان ہیں وہ لوگ کہ جو ماں کی بد دُعائیں لینے والے کام کرتے ہیں۔ خُدا کی قسم! اگر یہ ناراض ہو کر اپنی اَولاد کے لئے بد دُعا کر دے تو

ذِلّت ورُسوائی اُس کا مُقدّر بن جاتی ہے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک سبق آموز حکایت مُلاحَظہ کیجئے اور عبرت حاصِل کیجئے، چنانچہ

ماں کی بد دعا سے ٹانگ کٹ گئی

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"نیکی کی دعوت"** صَفْحہ نمبر 441 پر تحریر فرماتے ہیں: حضرت علّامہ کمالُ الدّین دَمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: "زَمَخْشَری" (جو مُعْتَزِلی فِرقے کا ایک عالِم گزرا ہے اُس) کی ایک ٹانگ کَٹی ہوئی تھی، لوگوں کے پوچھنے پر اُس نے اِنکِشاف کیا کہ یہ میری **ماں کی بد دُعا** کا نتیجہ ہے، قِصّہ یُوں ہوا کہ میں نے بچپن میں ایک چِڑیا پکڑی اور اُس کی ٹانگ میں ڈوری باندھ دی، اِتِّفاق سے وہ میرے ہاتھ سے چُھوٹ کر اُڑتے اُڑتے ایک دیوار کی دَراڑ میں گھس گئی، مگر ڈَوری باہَر ہی لٹک رہی تھی، میں نے ڈَوری پکڑ کر بے دَرْدی سے کھینچی تو چِڑیا پھڑکتی ہوئی باہَر نکل پڑی، مگر بے چاری کی ٹانگ ڈوری سے کٹ چکی تھی، میری ماں نے یہ دَردناک منظر دیکھا تو صدمے سے تڑپ اُٹھی اور اُس کے منہ سے میرے لئے یہ بد دُعا نکل گئی: **جس طرح تُو نے اِس بے زَبان کی ٹانگ کاٹ ڈالی، اللہ پاک تیری ٹانگ کاٹے۔** بات آئی گئی ہو گئی، کچھ عرصے کے بعد تَحصیلِ عِلْم کے لئے میں نے **"بُخارا"** کا سَفَر اِختیار کیا، اِثنائے راہ (یعنی راستے میں) سُواری سے گِر پڑا، ٹانگ پر شدید چوٹ لگی، **"بُخارا"** پہنچ کر کافی علاج کیا مگر تکلیف نہ گئی بِالآخِر ٹانگ کٹوانی پڑی۔ (اور یُوں ماں کی بد دُعا رنگ لائی) (حیاۃ الحیوان الکبریٰ، ۲/۱۶۳)

دل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں جہاں جانوروں اور ماں باپ کو تکلیف دینے

والوں کے لئے عبرت کے مَدَنی پھول ہیں، وہیں ماں باپ کے لئے بھی مقامِ غور ہے، خُصُوصاً وہ مائیں جو بات بات پر اپنی اَولاد کو اِس طرح کہہ کر کہ تیرا سَتیاناس (سَت۔تِیا۔ناس) جائے، تُو پھٹ پڑے، تجھے کوڑھ نکلے وغیرہ بددُعائیں دیتی ہیں، اُنہیں اپنی زَبان قابُو میں رکھنی چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ قبولِیَّت کی گھڑی ہو، دُعا قبول ہو جائے اور اَولاد کو سچ مُچ "کچھ" ہو جائے اور یُوں ماں خُود بھی ٹینشن (Tension) میں آجائے! لہٰذا اَولاد کو صِرف دُعائے خَیْر سے نوازتے رہنا زیادہ مُناسِب ہے۔

اللہ کریم ہمیں اپنے ماں باپ کو خوش رکھنے اور اُن کی دعائیں لینے کی تَوفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جامعۃ المدینہ (للبنات)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی نے جہاں اسلامی بھائیوں کو ماں باپ کی فرمانبرداری کا ذِہن دینے کے لئے مختلف شعبہ جات قائم کئے ہیں، وہیں اسلامی بہنوں کو بھی اپنے والِدَین کی آنکھوں کا تارا بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی نے کئی شعبہ جات قائم کیے ہیں۔ اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس جامعۃ المدینہ (للبنات)"** بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس جامعۃُ المدینہ (للبنات) کے تحت مُلک و بیرونِ ملک 266 (دوسو چھیاسٹھ) جامعاتُ المدینہ (للبنات) قائم ہیں۔ جن میں کم و بیش 1623 (سولہ ہزار دوسو تئیس) طالبات دَرْسِ نِظامی (عالِمہ کورْس) اور فیضان شریعت کورس کرنے کی مفت تعلیم حاصل کررہی ہیں۔ کم و بیش 3600 (تین ہزار چھ سو) اسلامی بہنیں دَرْسِ نِظامی (عالِمہ کورْس) جبکہ تقریباً 414 (چار سو چودہ) اسلامی بہنیں 25 ماہ کا **"فَیضانِ شریعت کورْس"** کرنے کی سعادت حاصِل کرچکی ہیں۔ سینکڑوں اسلامی بہنیں جامعۃ المدینہ للبنات میں **نظامت و تدریس** کے منصب پر **دِینی خدمات** سرانجام دے

رہی ہیں، ہزارہا اسلامی بہنیں ملک و بیرونِ ملک، اپنے **علاقوں / شہروں** میں ہونے والے **اسلامی بہنوں کے 8 مدنی کاموں** میں مختلف ذمہ داریوں پر **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے میں مصروف ہیں۔ آیئے! ہم بھی اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کو جامعۃُ المدینہ (للبنات) میں داخل کروائیں اور اپنے لئے ثوابِ جارِیہ کا سامان کرنے کی کوشش کریں۔

اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "جنّتی محل کا سودا" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ماں باپ کی خدمت کا ذہن بنانے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "سمندری گنبد" کا مطالعہ مفید رہے گا اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً مکتبۃ المدینہ کی دیگر کتب و رسائل خود بھی پڑھئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی پیش کیجئے۔ مکتبۃ المدینہ کا ایک بہت ہی پیارا رسالہ **"جنّتی محل کا سودا"** بھی ہے۔ اس رسالے میں ☆ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے والوں پر انعامات کا تذکرہ ☆ نیک لوگوں کا ادب و احترام کرنے کا حکم ☆ اللہ والوں کی گستاخی کرنے والوں کا انجام ☆ دنیا کی محبت دل میں بٹھانے کا نقصان ☆ دنیاوی مال و دولت جمع کرنے کا وبال ☆ عبادات سے غافل کرنے والے اسباب کا تذکرہ اور اس کے علاوہ بہت کچھ موجود ہے۔ آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً حاصل کرکے خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆ماں باپ کی طرف نظرِ رَحمت ڈالنے سے حجِ مقبول کا ثواب ملتا ہے۔☆ماں کی دُعا مصیبتوں اور آزمائشوں سے چُھٹکارا دِلواتی ہے۔☆ماں کی دُعا جنّت کا حقدار بنادیتی ہے۔☆ماں اَولاد کی خاطِر اپنی خواہشات کو قُربان کردیتی ہے۔☆ماں کا فرمانبردار جنّت میں نیک لوگوں کے ساتھ ہوگا۔☆ماں باپ کا نافرمان دُنیا و آخِرت میں ذَلیل و رُسوا ہوجاتا ہے۔☆ماں باپ کی نافرمانی کی حالت میں صُبْح کرنے والے کے لئے جہنّم کے 2 دروازے کُھل جاتے ہیں۔☆ماں کی بددُعا انسان کو دُنیا و آخِرت میں ذلیل و رُسوا کردیتی ہے۔

ربِّ کریم سب مسلمانوں کو اپنے والِدَین کی فرمانبرداری کرنے،اُنہیں راضی رکھنے،اُن کے لئے دعائیں کرنے،اُن کا ہر جائز حکم ماننے اور اُن کی دُعاؤں میں سے حِصّہ پانے کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت،چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔تاجدارِ رسالت،شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے:جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔(1)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

1۔۔۔مشکاۃ المصابیح،کتاب الایمان،باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ،الفصل الثانی، ۱/۵۵،حدیث:۱۷۵

آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "101 مَدَنی پھول" سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: ☆مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔☆ مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 459 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نِیَّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔(بہار شریعت ،۳/۴۵۹، حصہ ۱۶ ملخصا) ☆دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔☆ سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔☆ سلام میں پہل کرنے والا اللہ کریم کا مُقَرَّب ہے۔☆ سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔(شعب الایمان ، کتاب، ۶/۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶) ☆سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔(کیمیائے سعادت، ۱/ ۳۹۴) ☆اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں ۔ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ، شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے بلکہ مَن چلے تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام۔☆ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب "بہارِ شریعت" حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب "سُنّتیں اور آداب"، رسالہ "163 مَدَنی پھول" اور "101 مَدَنی پھول" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب ہو گا ثواب اور ٹلے گا عذاب　　پاؤ گے بخششیں ، قافلے میں چلو

دل پہ گر زنگ ہو ، سارا گھر تنگ ہو　　داغ سارے دُھلیں ، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ٍالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

﴾3﴿ رَحمت کے سَتّر دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزُرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

4...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/ ۳۲۹، حدیث: ۳۰

www.dawateislami.net

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

1…مجمع الزوائد،کتاب الادعیۃ،باب فی کیفیۃ الصلاۃ…الخ، ۱۰/ ۲۵۴،حدیث:۱۷۳۰۵

2…تاریخ ابن عساکر، ۱۵۵/۱۹،حدیث:۴۴۱۵